

کے شاہ فیصل فاؤنڈیشن نے عالم اسلام کی متاز اور معرفت علمی و دینی شخصیت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ناظم ندوۃ العلماء کو ان کی عظیم اسلامی خدمات کے اعتراف و تحسین کے طور پر اس سال کے شاہ فیصل ایوارڈ کیلئے ان کا بھی انتخاب کیا۔ مولانا کو یہ انعام ان کی وسیع علمی و اسلامی خدمات ملک و بیرون ملک تقریروں اور نہایت مؤثر تحریر اور بلند پایہ وقیع تصانیف سلم نوجوانوں میں اسلامی روح اور ولولہ کی نشرو نما اور اسلام کے خلاف پیدا کئے گئے شکوک و شبہات کا حکیمانہ رد اور اسلامی تہذیب کا مغربی تہذیب سے نہایت بے لاگ موازنہ اور مادہ پرست مغربی نظام کا دوڑک تجزیہ اس جیسی بیشمار خدمات کے صلہ میں دیا گیا ہے۔ مولانا کی مشہور کتاب مافخر العالم بالخطاطین اور السیرۃ النبویۃ جیسی وقیع اور مقبول کتابوں نے عالم عرب پر بالخصوص جو اثرات مرتب کئے اور انہیں اللہ تعالیٰ نے جن عظیم خدمات اور صلاحیتوں سے نوازا اور خلوص کی جو دولت انہیں ملی ان کے پیش نظر وہ کسی ایسی مادی داد و ستائش سے بلند ہیں اور عصری اعزاز و تکریم کی نہ ایسے افراد کو خواہش ہوتی ہے۔ تاہم اسلام اور مسلمانوں کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے والوں کے لئے ایک گونہ ایسے اعزازات موجب بہت افزائی بنتے ہیں۔ مولانا نہ صرف انڈیا بلکہ پورے عالم اسلام کی مشترکہ متاع اور انمول سرمایہ ہیں پھر سعودی عرب سے پاک تان کے جو خصوصی علاقے اور روابط ہیں۔ ان تمام امور نے اس انتخاب پر بجا طور پر عملی و دینی حلقوں اور اداروں کو مسرت کا ایک موقعہ ہم پہنچایا۔ اور ہم اس قدر دانی اور حقیقت شناسی پر شاہ فیصل فاؤنڈیشن کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مولانا موصوف کی تمام زندگی ملہیت اور اخلاص پر مبنی رہی ہے۔ اور اس موقعہ پر بھی انہوں نے شاہ فیصل ایوارڈ کے ساتھ دی گئی۔ دولاکھ سعودی ریال (تقریباً ۱۰ لاکھ پاکستانی روپے) کی انعامی رقم افغانستان کے مجاہدین اور پناہ گزینوں اور دینی علوم اور قرآن کریم کے دو ایک اداروں میں تقسیم کر کے ایک بے پوٹ مثال قائم کر دی ہے۔ ہمارے اکابر علماء کا یہی وہ شعار اور اثار ہے جس نے ہر دور میں معاشرہ پر گہرے نقوش اور انقلابی اثرات مرتب کئے۔ مولانا نے یہ خطیر انعام وقف کر کے اپنے پیش رو اکابر کی طرح امتد و دینی مجال دما اتان فی اللہ خیر مما تاکم۔ کا ایک عملی نمونہ پیش کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور دینی دعوت و تبلیغ کے لئے ایسی مثالی شخصیتوں کا اسوہ اپنانے کی توفیق دے۔

ایک بے پوٹ خادم دارالعلوم کی وفات | ۱۹۸۰ء کو دارالعلوم حقانیہ کے ایک

دیرینہ اور بے پوٹ خادم اور بنیادی رکن جناب الحاج شیر افضل خان صاحب آف بدرشتی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ عمر ستر سال کے لگ بھگ تھی۔ سعی و عمل، جوش اور ہمت کے لحاظ سے قابل رشک صحت تھی کہ یکایک سال قبل مرض نے آگھیر ڈاکٹروں نے سرطان کی تشخیص کی اور یوں پہاڑ کی طرح ایک فولادی شخص دنوں پہنچوں میں گھس کر منت استخوان بن گیا۔ وقت موعود آ پہنچا اور واصل بحق ہوئے۔ دوسرے دن حضرت شیخ الحدیث علامہ

نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں علاقہ بھر کے معززین شرفاء کے علاوہ دارالعلوم حقانیہ کے اکثر طلباء اور اساتذہ نے بھی شرکت کی اور مناک آکھوں کے ساتھ دین، علم اور دارالعلوم کے اس مخلص خادم کو سپرد خاک کیا۔

حاجی شیر افضل خان مرحوم کا تعلق جدید تعلیم یافتہ طبقہ سے رہا۔ اسلامیہ کالج پشاور میں انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ پھر بنیادی کاروبار میں مشغول ہو گئے اور بلند مقام حاصل کیا۔ دنیوی و جاہلیت کا رو باری زندگی جدید سوسائٹی کے باوجود وہ ابتداء ہی سے اکابر علماء حق سے وابستہ ہوئے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی عقیدت و محبت طبعیت میں رچی بسی ہوئی تھی، جمعیتہ العلماء اسلام کے گرویدہ تھے اور اس کے قائد حضرت مولانا عبداللہ درخو استی مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سے آخر تک گہرے مراسم رہے۔ ان حضرات اکابر کے مسلک و مشرب اور مطلقاً طبقہ علماء و مشائخ کی ترجمانی اور ان کی پرزور وکالت کا کوئی موقعہ وہ جانے نہیں دیتے تھے چند سال قبل تک وہ ماڈرن لباس میں رہے۔ کہا کرتے کہ اس طرح میں علماء کے استخفاف کرنے والی اونچی سوسائٹی میں جارحانہ تعاقب کر سکتا ہوں۔ باطن کی یہ نجابت و طہارت بالآخر ان کی صورت اور حلیہ پر بھی غالب آگئی۔

دارالعلوم حقانیہ کو حق تعالیٰ نے ابتدائے تاسیس میں جن مخلص ترین گئے چنے ارکان کے تعاون اور تعلق سے نوازا ان میں حاجی صاحب مرحوم کا بھی ایک نمایاں مقام تھا۔ دارالعلوم کی نئی تعمیر کے لئے اس جماعت نے بایں ہمہ وجاہت اہل خیر کی خدمت میں جا کر اور جھولی پھیلا کر مانگنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ وہ آخر تک تعمیری کمیٹی کے صدر اور مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ ان مخلص خدام دین کی خدمات کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ ایک چھوٹی سی مسجد میں قائم ہونے والا مدرسہ دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں شجرہ طوولی بن چکا ہے۔ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء۔

یقیناً حق تعالیٰ ان عظیم خدمات کو ان حضرات کے لئے اب ذخیرہ عقبیٰ اور زاد آخرت کی شکل میں ظاہر فرمادی گئے۔ خدا تعالیٰ حاجی شیر افضل خان مرحوم کو اپنے قرب و رضا کے بہترین مقامات سے نوازے اور ان کے تمام پسماندگان میں مرحوم کی دینی حمیت و غیرت کے جذبات کو جاری و ساری رکھے۔

کشف الحق

واللہ یقول الحق وھو یمدی السبیل۔